نفس کی پاکیزگی اور طبعی شرافت کی فضیلت واہمیت

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خلَقَ النُّفُوسَ وَسَوَّاهَا، وَوَعَدَ بِالْفَلَاحِ أَطْيَبَهَا وَأَزْكَاهَا، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، طَابَ حَيًّا وَمَيِّتًا، فَاللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ، فَهِيَ تُورِثُ النُّفُوسَ طِيبَ خِصَالِهَا، وَجَمَالَ مَنْطِقِهَا وَفِعَالِهَا، فَتَسْعَدُ فِي حَيَاتِهَا، وَتَفُوزُ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهَا، **(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ)**[١].

برادرانِ اسلام! میرے نمازی بھائیو! لفظِ طیب، پاکیزگی اور پاکبازی کے معنی پر دلالت کرتا ہے بُرے اخلاق سے دل کی پاکیزگی ایک ایمانی خصلت اور قرانی خوبي ہے قران کریم نے باربار اس کو ذِکر کیا ہے اور اپنی متعدّد آیات میں اس کے معانی کو بیان کیا ہے چنانچہ چالیس سے زائد مقامات پر ایسے کلمات آئے ہیں جن کا مادّہ طِیب ہے بلاشبہ پاکیزگی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے سنوار دیتی

ہے اور وہ جس چیز سے بھی نکال لی جاتی ہے وہ عیب دار ہوجاتی ہے پاکیزگی کی بدولت اعمال قبول ہوتے ہیں اور وہ خدائے کریم کی بارگاہ تک پہونچتے ہیں نبی کریم صاحبِ خُلقِ عظیم ﷺ کا فرمان ہے: «إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا»[٢]. بلاشبہ اللہ جلّ جلالہ پاک ہے وہ پاکیزہ چیز ہی قبول فرماتا ہے یعنی اللہ تبارک وتعالی ایسی پاکیزہ طبیعتوں سے پاکیزہ عمل قبول کرتا ہے جن میں کسی کے تئیں بغض وحسد نہیں ہوتا ان کو دوسروں کی خوشی سے خوشی ملتی ہے اور دوسروں کی کامیابی سے ان کوراحت حاصل ہوتی ہے پاکیزہ طبیعت والے بندے کی یہ شان ہوتی ہے «لَيْسَ بِالطَّعَّانِ، وَلَا اللَّعَّانِ، وَلَا الْفَاحِشِ، وَلَا الْبَذِيءِ»[٣] (وہ) طعنہ دینے والا اور لعنت کرنے والا نہیں ہوتا، اور نہ بے حیا اور بدزبان ہوتا ہے وہ اپنے مؤمن بھائی کی تکلیف پر خوش نہیں ہوتا اور نہ اس پر بے جا الزام لگاتا ہے ایسا بندہ قلبی راحت سے مالا مال ہوتا ہے اور نعمت وسلامتی کے ساتھ زندگی گذارتا ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: «طِيبُ النَّفْسِ مِنَ النَّعِيمِ»[٤]. طِیب النفس ہونا اور پاکیزہ طبیعت رکھنا بھی ایک نعمت ہے

اللہ کے نیک بندو! میرے عزیز دوستو! پاکیزہ طبیعت والوں کیلئے بہت زیادہ اجر وثواب ہے ان کی طبیعت کی پاکیزگی ایمانی قوت کی دلیل اور اسلامی شجاعت کی علامت ہوتی ہے وہ آسودگی اور مالداری میں نیکی اور بھلائی کرتے ہیں اور مصیبت اور دشواری میں ان کی طبعی خوبیاں کھل کر سامنے آتی ہیں وہ ہمت وحوصلہ والے ہوتے ہیں اور شرافت ومروءت سے کام لیتے ہیں پس ان کی یہ کیفیت ہوتی ہے «كَمَثَلِ النَّحْلَةِ، أَكَلَتْ طَيِّبًا، وَوَضَعَتْ طَيِّبًا»[٥] (ان کی مثال) شہد کی مکھی کی طرح ہوتی ہے جس نے (پھول وپھل سے) پاکیزہ غذا حاصل کیا پھر اس سے پاک وصاف شہد بنادیا، ایسے بندے پوری کوشش سے فلاحی اور عوامی کام کرتے ہیں وہ رنگ ونسل اوردین وقومیت کے درمیان کوئی تفریق نہیں کرتے وہ اپنی جان ومال سے تمام متاثرین کی امداد کرتے ہیں اور اپنے ملک کی نیک نامی کے خواہشمند رہتے ہیں وہ اپنے عمل سے اپنے ملک کی خوبیاں ظاہر کرتے ہیں اور ملکی مفادات اوراثاثوں کی حفاظت کرتے ہیں پس ان کا ملک اُنہیں اپنے گھر سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور ملک میں رہنے والے ان کے نزدیک اپنے گھر والوں کی طرح ہوتے ہیں وہ بدنام

کرنے والوں کی افواہوں پر توجہ نہیں دیتے اور نفرتی ٹولے کے پھیلائے ہوئے جھوٹ کی پرواہ نہیں کرتے وہ شرافت سے کام لیتے ہیں اور وعدہ کی پاسداری کرتے ہیں(بِعَهْدِهِمْ إِذَا عَاهَدُوا)[٦]، اور وہ لوگ اپنے عَہد کو پورا کرنے والے ہیں جب عَہد کرلیں ایسے پاکیزہ بندوں کیلئے نبی کریم ﷺ کی یہ بشارت ہے:«خِيَارُ النَّاسِ الْمُوفُونَ الْمُطَيِّبُونَ»[٧]. اللہ کے نزدیک سب سے اچھے بندے وعدہ وفا کرنے والے اور پاکیزہ اخلاق والے ہیں،

پاکیزہ اخلاق وکردار اختیار کرنے والو! ہمیشہ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرو، سب سے مسکرا کر مِلو اور خوش دلی کے ساتھ لوگوں کو سلام کیا کرو(تَحِيَّةً مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً)[٨]، یہ اللہ کی طرف سے ایک بابرکت سلام اور پاکیزہ دعا ہے، میرے بھائیو! سرورِ کونین ﷺ کے اس فرمان پر عمل کرو (وَأَطِيبُوا الْكَلَامَ)[٩]: یعنی پاکیزہ کلام کیا کرو، اور اچھی اور میٹھی گفتگو کیا کرو ہمارے ربّ کریم جَلَّ جَلالُہٗ کا ارشاد ہے:(إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ)[١٠] اچھا کلام اسی تک پہونچتا ہے اور حلال روزی تلاش کیا کرو اور کسبِ حلال کے دوران اپنا کام اچھی طرح انجام دیا کرو خدائے عَزَّوَجَلّ نے فرمایا ہے:(يَا أَيُّهَا النَّاسُ

كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا)[۱۱]، اے لوگو! زمین میں جو حلال پاکیزہ چیزیں ہیں وہ کھاؤ (پیو) ایک دوسری آیت کریمہ میں ارشاد ہے (أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ)[۱۲]. اپنی کمائی میں سے عمدہ اور پاکیزہ چیزیں خرچ کیا کرو اور ضرورت مندوں پر احسان مت جتلاؤ اور انہیں تکلیف نہ پہنچاؤ بلکہ خوش دلی کے ساتھ ان پر خرچ کیا کرو شادی بیاہ میں بھی پاکبازی اختیار کرو اور پاکیزگی اور شرافت پر اپنی فیملی کی بنیاد رکھو، ربِّ کریم عزّوجلّ کا ارشاد ہے: (وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ)[۱۳]، اور پاکباز عورتیں پاکباز مردوں کیلئے ہیں اور پاکباز مرد پاکباز عورتوں کیلئے ہیں پاکیزہ ماحول میں اپنے بچوں کی تربیت کرو ان کو (ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً)[۱٤]، بناؤ یعنی ان کو نیک اور صالح اولاد بناؤ ان کو علم واخلاق سے آراستہ کرو صلہ رحمی کا اہتمام کرو اور مریضوں کی عِیادت کیا کرو نبی رحمت ﷺ نے بشارت دی ہے: «إِذَا عَادَ الرَّجُلُ أَخَاهُ أَوْ زَارَهُ، قَالَ اللَّهُ لَهُ: طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ، وَتَبَوَّأْتَ مَنْزِلًا فِي الْجَنَّةِ»[۱۵]. جب آدمی اپنے بھائی کی عِیادت کرتا ہے یا اس سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ تعالی اس سے فرماتا ہے کہ تو نے بہت اچھا کام کیا اور تیرا چلنا خوب رہا اور تو نے جنت میں

ٹھکانہ بنالیا،یا اللہ! ہمیں پاکیزہ طبیعتوں والا اورنیک نیتوں والا بنادے اوراچھے اقوال وافعال کی توفیق دیدے نیز اپنے اس فرمان پر عمل کی توفیق عطا فرمادے(**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**)(١٦).

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَعَدَ أَصْحَابَ النُّفُوسِ الطَّيِّبَةِ أَجْرًا عَظِيمًا، وَأَعَدَّ لَهُمْ مَقَامًا كَرِيمًا، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَمُصْطَفَاهُ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَمَنِ اهْتَدَى بِهُدَاهُ.

پاکیزہ طبیعت والے مؤمنو! رب ارحم الراحمین نے ہم پر بے انتہا فضل و کرم فرمایا ہے اس نے ہمیں متحدہ عرب امارات جیسے پاکیزہ پُرامن اور سخی ملک میں رہنے کا موقع دیا بلا شبہ اس ملک کی یہ شان ہے (بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ)[١٧]، (یہ)ایک عمدہ اور پاکیزہ ملک ہے پاکیزہ جگہ اور اچھی سرزمین کے بارے میں باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: (وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ يَخْرُجُ نَبَاتُهُ بِإِذْنِ رَبِّهِ)[١٨]، اور جو زمین پاکیزہ اور ستھری ہوتی ہے اس کی پیداوار اپنے رب کے حکم سے خوب نکلتی ہے الحمدللہ ایک ہوشمند قیادت کے زیرِ سایہ امارات کا یہی حال ہے اماراتی حکومت خود بھی پاکیزگی کا اہتمام کرتی ہے اور پاکیزہ طبیعت والوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے یعنی ایسے لوگ جو باہم رحمت و تعاون کا معاملہ کرتے ہیں اور جانبازی کے ساتھ عطاء و سخاوت کرتے ہیں یہاں کی حکومت ایسے افراد کو بے انتہا عزت و تکریم سے نوازتی ہے اور ان کو بہت زیادہ قدر و عزت دیتی ہے پس

ہمارے لئے مناسب ہے کہ ہم اس عظیم نعمت پر خدائے عزّوجلّ کی حمد و ثناء کریں اِن پاکیزہ اخلاق کو اپنانے کی کوشش کریں اور اپنی مثبت سوچ اپنی پاکیزہ بات اوراپنے پاکیزہ کردار کے ذریعے اس سلسلے میں قدوہ اور نمونہ بنیں کیونکہ اس کی بدولت بندے کواچھی شہرت اچھے نتائج اور پاکیزہ زندگی نصیب ہوتی ہے اور ایسا کیوں نہ ہو؟ جبکہ خدائے عزّوجلّ کا فرمان ہے: (مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً)[١٩]. جو شخص کوئی نیک کام کرے گا خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ صاحب ایمان ہو تو ہم اسکو پاکیزہ زندگی عطا کریں گے جو بندہ نیک اعمال کا اہتمام کرتا ہے اور اپنی زندگی کے ایام کو پاکیزہ بناتا ہے ایسے لوگوں کیلئے بہت زیادہ اجر ہے ایسے پاکیزہ بندوں سے باری باری تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے: (جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ أَكْبَرُ ذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ)[٢٠]، (اللہ تعالیٰ نے ان سے) ایسے باغات (کا وعدہ فرما رکھا) ہے جنکے نیچے سے نہریں جاری ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور نفیس مکانوں کا (وعدہ فرما رکھا ہے) جو کہ ان ہمیشگی کے باغوں میں

ہوں گے اور اللہ کی رضا سب سے بڑی چیز ہے اور یہ بڑی کامیابی ہے آخر میں بارگاہ رب العزت میں دعا ہے کہ اِلٰہَ العٰلمین! ہمیں دنیا میں نیکیاں کرنے اور اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کی توفیق دیدے، ہمیں اپنے قلب کی صفائی کی اور دوسروں کو نفع پہنچانے کی توفیق دیدے اور ان بندوں میں شامل فرمادے جو روح قبض ہوتے وقت گناہوں سے بالکل پاک و صاف ہوتے ہیں، یا اللہ !نعمتوں کے باغات میں ہمیں پاکیزہ ٹھکانہ عطا فرمادے** وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمَ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ. وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الْأَمَانَ وَالِاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَعُمَّ الْعَالَمَ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامِ.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ الشَّيْخ مُحَمَّد بْن زَايِد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخ زَايِد، وَالشَّيخ راشد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَالشَّيخ مَكْتُوم، وَالشَّيخ خَلِيفَة بْن زَايِد، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ والْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحشر: ١٨.
(٢) مسلم :١٠١٥.
(٣) الترمذي: ١٩٧٧.
(٤) ابن ماجه: ٢١٤١.
(٥) أحمد: ٦٨٧٢.
(٦) البقرة: ١٧٧.
(٧) مسند عبد بن حميد: ١٤٩٩.
(٨) النور: ٦١.
(٩) المعجم الأوسط للطبراني: ١٥٢٤.
(١٠) فاطر: ١٠.
(١١) البقرة: ١٦٨.
(١٢) البقرة: ٢٦٧.
(١٣) النور: ٢٦.
(١٤) آل عمران: ٣٨.
(١٥) الأدب المفرد: ٣٤٥.
(١٦) النساء: ٥٩.
(١٧) سبأ: ١٥.
(١٨) الأعراف: ٥٨.
(١٩) النحل: ٩٧.
(٢٠) التوبة: ٧٢.